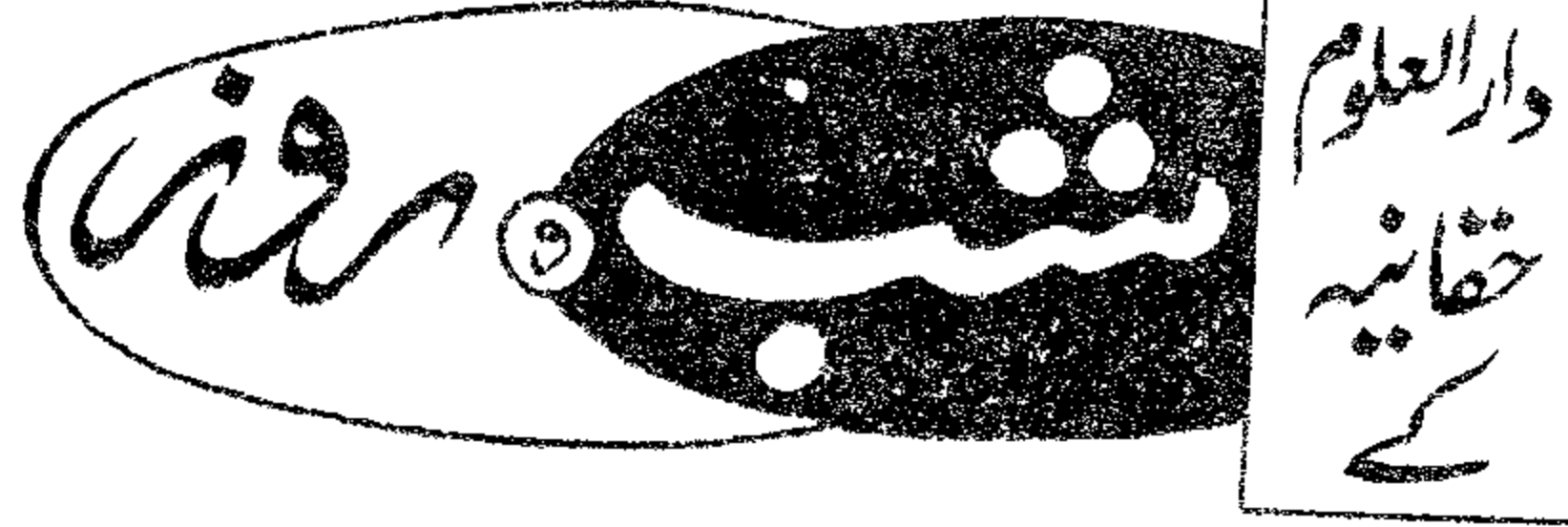


مولانا عبدالغفور حقانی



سعودی عرب کے شیخ عبداللہ الزائد کی آمد | گذشتہ سال کی طرح اسب بھی ۲۶ اپریل کو سعودی عرب کے ممتاز عالم شیخ عبداللہ بن الزائد سابق وائس چانسلر، مینہ یونیورسٹی حال مدرس اعلیٰ جامعۃ الامام الریاض پاکستان کے دینی مدارس کے معائنہ اور دینی و تعلیمی روابط کی غرض سے تشریف لائے۔ ان کی آمد کی اطلاع پہلے سے دارالعلوم حقانیہ پہنچ چکی تھی۔ ۲۵ اپریل کو ۴ بجے جب آپ اسلام آباد انٹرپورٹ پر اترے تو دارالعلوم کی طرف سے مولانا سمیع الحق صاحب ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ مدینہ یونیورسٹی کے استاد شیخ عبدالغفور، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف فیصل آباد، مولانا میاں فضل حق صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ دارالعلوم کے طلبہ و اساتذہ اور ٹڈل سکول تعلیم القرآن کے طلبہ نے دارالعلوم سے باہر پُرسکاف نعروں سے ان کا زبردست استقبال کیا، معزز مہمانوں کو دفتر استہام میں لایا گیا جہاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ تشریف فرما تھے اور ان کی آمد کے منتظر تھے، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ باوجود ضعف اور نقاہت کے دو آدمیوں کے سہارے کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ان کا خیر مقدم کیا اور چائے سے ان کی تواضع فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور معزز مہمانوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوئی چونکہ مملکت سعودیہ کے پاکستان اور اس کے علمی و تعلیمی سرگرمیوں میں دلچسپی اور دونوں ممالک کے آپس میں گہرے روابط پر روشنی پڑتی ہے اس لئے اس کی ایک جھلک نذر قارئین ہے۔

شیخ عبداللہ الزائد نے آپ کو فرمایا کہ ہمیں آپ (شیخ الحدیث مدظلہ) کی زیارت و ملاقات کی دیرینہ آرزو تھی، بجا اللہ کہ آج ہم دوبارہ اس شرفِ عظیم سے نائز المرام ہوئے۔ جلالتہ الملك الفہم فرما کر دئے سعودی عرب نے مجھے آپ کی خدمت میں تجویہ و سلام عرض کرنے کی تاکید کی تھی وہ آپ کے دینی مساعی اور خدمتِ اسلام کی شبانہ روز جدوجہد سے بے حد مسرور ہیں اور خوب متعارف ہیں اور آپ کی صحت و عافیت مزید علمی و عملی اور روحانی ترقیات کیلئے دعا گو تھے۔

جو اب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شاہ فہد کے نام سلام اور ایک پیغام عرض کیا تو فرمایا میں شاہ کو



آپ کا پیغام پہنچایا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں۔ نیز حضرت شیخ الحدیث سے دریافتِ صحت پر فرمایا: اس وقت آپ کے وسیع قومی، تعلیمی اور اسلامی خدمات کے پیش نظر تمام عالم اسلام بالخصوص اہل پاکستان پر لازم ہے کہ وہ آپ کی تندرستی اور صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی، اور خدمتِ دین کے لئے آپ کے عظیم مساعی میں مزید برکتیں نازل فرماوے۔

اسی دوران جب احقر نے حقائق السنن شرح اردو جامع السنن (حضرت شیخ الحدیث کے آمالِی ترمذی) کا کتابت شدہ کچھ مسودہ پیش کیا تو معزز مہمان اور ان کے رفقاء کے چہروں پر حد درجہ لباشاشت اور فرحت و انبساط کے آثار ہر یلہ ہوئے۔ متفرق مقامات سے متن، عنوانات اور حواشی دیکھ کر حد درجہ مسرت کا اظہار فرمایا اور اسکی تکمیل کی دعا کی نیز مشتاقانہ طور پر جلد اس کو عربی میں ڈھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

ادھر دارالحدیث کا وسیع ہال، دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ سے کچھ کچھ بھر چکا تھا جہاں معزز مہمان نے خطاب کرنا تھا۔ شیخ عبد اللہ الزائد جب حضرت شیخ الحدیث کی معیت میں داخل ہوئے تو ہال نعرہ ہائے تکیہ سے گونج اٹھا۔ دارالعلوم کے استاذ شعبہ حفظ قاری محمد سلیمان صاحب کی تلاوتِ کلام پاک سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔

جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے معزز مہمانوں کا پر جوش خیر مقدم کیا اور اجمالی تعارف کے بعد مولانا عبد الرحیم اشرف (فیصل آباد) کو تقریر کی دعوت دی ان کی مختصر تقریر کا ایک اقتباس یہ ہے:

”ابھی یہاں بیٹھے بیٹھے مجھے یہ احساس ہوا کہ شیخ عبد اللہ الزائد کے دورہ کا آغاز اور اس کی پہلی تقریب دارالعلوم حقانیہ سے شروع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جن بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے طلباء نہ صرف میدانِ تعلیم میں عظیم ترین سعادتوں سے بہرہ ور ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر جہادِ افغانستان میں بھی بنفس نفیس شریک اور مصروف کار ہیں یہ ادارہ اس وجہ سے بہت زیادہ افتخار کا مستحق ہے کہ اس کے تربیت یافتہ بزرگوں اور نوجوانوں نے جہادِ افغانستان میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ بہت سوں نے خلعتِ شہادت بھی حاصل کی ہے۔ جب یہ نقطہ سامنے آیا تو مجھے یہاں سے آغاز میں ایک عجیب سی حلاوت اور لذت محسوس ہوئی۔“

اس کے بعد احقر نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دارالعلوم کی جانب سے کلماتِ ترحیب پیش کئے اور دارالعلوم کا اجمالی تعارف کرایا۔ شیخ عبد القوی کے مختصر خطاب کے بعد شیخ عبد اللہ الزائد نے مفصل تقریر



کی جو آئندہ شمارے میں شائع کر دی جائے گی

تقریب ختم ہوئی تو معزز مہمانوں نے جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی رہنمائی میں دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات کتب خانہ، دفتر الحق، دارالتصنیف، موقر المصنفین کا معائنہ کیا۔ موقر کی مطبوعات میں آپ نے "قادیان سے اسرئیل تک" نامی کتاب میں بڑی دلچسپی ظاہر کی اور مولانا سمیع الحق سے خواہش ظاہر کی کہ اس کا عربی میں ترجمہ کرایا جائے اور عرب ممالک میں پھیلا جائے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ہمراہ مولانا سمیع الحق کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ظہرانہ میں شرکت کی۔ یہاں سے فراغت کے بعد معزز مہمانوں کو دارالحفظ والتجوید میں لایا گیا، دارالحفظ کے طلبہ نے پر شکاف نعرہ ہائے تکبیر سے ان کا استقبال کیا۔ شیخ عبداللہ الزائد نے یہاں بھی ایک ایک طالب علم سے ہاتھ ملایا جب شیخ کو قاری محمد عبداللہ صاحب کے تعارف سے یہ معلوم ہوا کہ دارالحفظ کے اکثر طلبہ کے والدین یا تو مہاجر ہیں اور یا جہاد افغانستان میں شہید ہو چکے ہیں۔ بعض طلباء ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کے قدیم علمی مراکز سمرقند و بخارا سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض امام بخاری کے وطن خرتنگ سے تعلق رکھتے ہیں تو صدمہ و متاثر ہوئے اور طلبہ کی تعلیمی صلاحیت، قرأت و تجوید اور عربی کے مکالمے ہمہ تن انتہاک اور زبردست اشتیاق سے سنے۔ جب ۹ سال کے ایک طالب علم نے فصیح عربی اور معصومانہ لہجہ میں شیخ کی خدمت میں دارالحفظ کے طلبہ کی طرف سے فصیح عربی میں استقبالیہ کلمات کہے تو شیخ عبداللہ الزائد کی حیرت کی انتہا نہ رہی اور فرمایا:

انا لانستطیع ان نتکلم مثل هذا

طلبہ کے عربی مکالموں، اور ایک طالب علم کا خطبہ حجۃ الوداع کے ایک حصہ کا پڑھنا اور ایک کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت فاطمہؓ کے درد انگیز کلمات نے تمام محاضریں کو حیرت میں ڈال دیا اور قلوب میں رقت تھی، چشم پر نم تھے۔

بعد میں شیخ محترم پشاور تشریف لے گئے مولانا سمیع الحق صاحب بھی پشاور چار سہ اتمان زئی کے بعض پروگراموں میں آپ کے ساتھ رہے۔

افسران کا سہ روزہ تربیتی کورس | ۲۳ تا ۲۵ اپریل تک پشاور کی رورل ایڈرمی میں زیر تربیت ملک کے چاروں صوبوں سے بڑے بڑے افسران کا ایک گروپ اپنے سہ روزہ اسلامی تعلیمات کے پروگرام پر دارالعلوم حقایقہ تشریف لائے تھے۔ تینوں روز حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے درس حدیث میں شریک رہے، اس کے علاوہ حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب مدظلہ اور دارالعلوم کے اساتذہ مفتی غلام الرحمن، مولانا النوار الحق، قاری